السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ذمی رعیت نیا عبادت خانہ تعمیر کر سکتی ہی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

۔ قاضی ابویوسف تصریح فرماتے ہیں :

ویمنعوا من أن یحدثوا بناء بیعة أو کنیسة فی المدینة إلا ما کانوا صولحوا علیہ وصاروا ذمة وہی بیعة لهم أو کنیسة فما کان کذلک ترکت لهم ولم تہدم (کتاب الخراج لابی یوسف : ص 127)

کہ عیسائیوں کے نیا صومعہ اور گرجا تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی ۔ البتہ جو معاہدے کے وقت گرجا موجود ہوگا اس کو گرایا نہ جائے گا ۔

وما احدث من بناء بیعة او کنیسة فان ذالک یہدم . (کتاب الخراج لابی یوسف ۔ ص 159)

نیا بیعہ اور کنیسہ گرادیا جائے گا ۔

2 ۔ امام ابوالحسن علی بن محمد الماوردی المتوفٰی 450ھ رقم فرماتے ہیں :

لا یجوز ان یحدثوا فی دار السلام بیعة ولا کنیسة فان احدثوہا ہدمت علیھم . (الاحکام السلطانیة : 146)

کہ اہل ذمہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دار السلام میں نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں گے تو اس کو گرادیا جائے گا ۔

3 ۔ امام ابوزکریا محی الدین یحیٰی بن شرف النووی شافعی المتوفٰی 676ھ تصریح فرماتے ہیں :

ویمنعون من احداث الکنائس والبیع والصوامع فی بلاد المسلمین لما روي عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أنہ قال (أیما مصر مصرتہ العرب فلیس للعجم أن یبنوا فیہ کنیسة (شرح المھذب ج : 19ص : 412 طبع دار الفکر)

مسلمانوں کے شہروں میں ذمیوں کو کنائس ، بیعے اور صومعے بنانے کی اجازت نہیں کیونکہ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ جس شہر کو مسلمان نئے سرے سے آباد کریں ، اس میں غیر مسلم اقلیتوں کو گرجا وغیرہ بنانے کا حق نہیں ۔

4 ۔ قاضی ابویعلیٰ حنبلی المتوفی 458ھ رقم فرماتے ہیں :

لا یجوز ان یحدثوا فی دار السلام بیعة ولا کنیسة فان احدثوہا ہدمت علیھم . (الاحکام السلطانیة : 146)

اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے ۔

5 ۔ امام محمد بن قدامہ حنبلی اور امام ابن کثیر لکھتے ہیں :

لا نحدث فی مدینتنا کنیسة ولا فیما حولها دیرا ولا قلایة ولا صومعة راہب ولا نجدد ما خرب من کنائسنا ولا ما کان منها فی خطط المسلمین ، وأن لا نمنع کنائسنا من المسلمین أن ینزلوها فی اللیل والنهار ، وأن نوسع أبوابها للمارة وابن السبیل ، ولا نؤوي فیها ولا فی منازلنا جاسوسا (المغنی لابن قدامة : ج 9ص 282)

جزیرہ کے ذمیوں نے حضرت عبدالرحمن بن غنم سے جو معاہدہ کیا تھا اس میں یہ شرط بھی تھی کہ آج کے بعد ہم اپنے شہر کو اس کے گرد دیر اور قلایہ تعمیر نہیں کریں گے اور نہ کسی راہب کے لئے نیا صومعہ بنائیں گے ۔ اور ان میں سے جو گر جائے گا ۔ اس کو دوبارہ تعمیر نہیں کریں گے اور اس طرح جو گرجا گھر وغیرہ مسلم آبادی میں ہوگا اس کو بھی دوبارہ نہیں بنائیں گے ہم اپنے گرجا گھروں کو مسلمانوں کے لئے رات دن کھلا رکھیں گے اور اسی طرح گزرنے والوں اور مسافروں کے لئے ان کے دروازے وسیع رکھیں گے تاکہ ان میں آرام کر سکیں ۔ نہ ہم ان گرجا گھروں میں کسی جاسوس کو ٹھہرائیں گے ۔

6 ۔ امام ابن قیم فرماتے ہیں : حضرت عمر فاروق کے عامل حضرت عبدالرحمن بن غنم سے جزیرہ کے عیسائیون نے از خود معاہدہ کیا تھا اس میں یہ بھی تھا ۔

ان شرطنا لک علی انفسنا ان لا نحدث فی مدینتنا کنیسة ولا فیما حولها دیرا ولا قلایة ولا صومعة راہب ولا نجدد ما خرب من کنائسنا (حقوق اهل الذمة : ج 2ص 259 ۔ 660 ۔ تحقیق الدکتور صبحی صالح ۔ طبع دمشق)

ترجمہ اس کا اوپر ابن قدامہ کی عبارت میں آچکا ہے۔

ان ائمہ کرام اور ماہرین قوانین اسلام کی تصریحات سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو جب کہ وہ اہل کتاب بھی ہیں۔ مسلم ممالک میں نئے گرجے اور عبادت خانے تعمیر کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اور جو گرجائے اس کی تجدید بھی جائز نہیں، جیسا کہ حضرت عمر فاروق نے فرمایا:

لما روی کثیر بن مرۃ قال سمعت صلی اللہ علیہ وسلم لا تبنی الکنیسۃ فی دار السلام ولا یجدد ما خرب منہا – (شرح المہذب: ج19ص 413)
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دار السلام میں گرجا وغیرہ گرجائے تو اس کی تجدید بھی جائز نہیں۔ جب اہل کتاب عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دار السلام میں گرجے اور صومعے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی، حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں تو پھر قادیانی مرتدوں اور کافروں کو دار السلام اور مسلمان ملک میں مسجد کے نام سے عبادت خانہ بنانے کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے، اور وہ اپنے مذہبی مرکز کو مسجد کے نام سے کیسے پکار سکتے ہیں۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص866

محدث فتویٰ